

CBSE Sample Question Paper - Marking Scheme
XII - Urdu (Core)
2018-19

- [10] 1- جواب:
- (2) (i) ”سیدالانبار“ سرسید احمد خاں نے جاری کیا۔
- (2) (ii) موجودہ اسلوب نثر کے بانی مرزا غالب ہیں۔
- (2) (iii) غالب کے خطوط ہم عصروں سے اس لیے مختلف ہیں کہ غالب نے مکاتیبہ کو مکالمہ بنا دیا۔ مکاتبات میں وہ بالکل اس طرح ادائے مطلب کرتے تھے جیسے دو آدمی آمنے سامنے بیٹھے باتے کر رہے ہیں۔ (2)
- (2) (iv) محمد حسین آزاد کے والد نے 1836ء میں اردو اخبار نکالا۔
- (2) (v) 1850ء میں مرزا غالب نے اردو میں خط (مکاتبات) لکھنا شروع کیا۔
- (یا)
- (2) (i) سقراط کو اس لیے زہر کا پیالہ پینا پڑا کہ وہ اپنے ملک کا سب سے سچا انسان تھا۔
- (2) (ii) عدالت کی نا انصافیوں کی فہرست بہت طولانی ہے۔ تاج آج تک اس کے ماتم سے فارغ نہ ہو سکی۔
- (2) (iii) حضرت مسیح نیکی اور محبت کا آسمانی پیغام لے کر آئے تھے۔
- (2) (iv) مجرموں کے کٹہرے میں سب سے اچھے اور سب سے برے دونوں طرح کے انسان کھڑے کیے جاتے ہیں۔
- (2) (v) حضرت مسیح عدالت لے سامنے چوروں کے ساتھ کھڑے کیے گئے۔

- [15] 2- جواب:
- (3) (i) نوٹ بندی کے فائدے اور نقصانات
- (3) (a) تمہید/تعارف
- (5) (b) نفس مضمون
- (4) (c) انداز بیان
- (3) (d) اختتام
- (3) (ii) یوم آزادی
- (3) (a) تمہید/تعارف
- (5) (b) نفس مضمون
- (4) (c) انداز بیان
- (3) (d) اختتام
- (3) (iii) اسکول میں میرا پہلا دن
- (3) (a) تمہید/تعارف
- (5) (b) نفس مضمون

- (4) انداز بیان (c)
- (3) اختتام (d)
- (iv) موسم سرما
- (3) تمہید/تعارف (a)
- (5) نفس مضمون (b)
- (4) انداز بیان (c)
- (3) اختتام (d)
- (v) میرا پسندیدہ استاد
- (3) تمہید/تعارف (a)
- (5) نفس مضمون (b)
- (4) انداز بیان (c)
- (3) اختتام (d)
- (vi) عید الفطر
- (3) تمہید/تعارف (a)
- (5) نفس مضمون (b)
- (4) انداز بیان (c)
- (3) اختتام (d)
- (v) یادگار سفر
- (3) تمہید/تعارف (a)
- (5) نفس مضمون (b)
- (4) انداز بیان (c)
- (3) اختتام (d)

3- خط

جواب:

- [8]
- (2) پتہ اور تاریخ (a)
- (2) مخاطب / تعظیمی فقرہ (b)
- (2) نفس مضمون (c)
- (2) خاتمہ (d)

(یا)

- (2) عہدہ اور پتہ (a)
- (2) موضوع / مقصد کی وضاحت (b)

- (2) (c) مخاطب / تعظیسی فقرہ
(2) (d) مقصد کی تفصیل

[7]

-4 جواب:

- عنوان: موسم برسات موسم بہار (طالب علم اس کے علاوہ بھی کوئی مناسب عنوان لکھ سکتا ہے) (1)
(2) (a) تعارف و تمہید
(2) (b) نفس مضمون
(1) (c) انداز بیان
(1) (d) اختتام

(یا)

- عنوان: گاؤں سے پیار مطالعے کا شوق (طالب علم اس کے علاوہ بھی کوئی مناسب عنوان تجویز کر سکتا ہے) (1)
(2) (a) تعارف و تمہید
(2) (b) نفس مضمون
(1) (c) انداز بیان
(1) (d) اختتام

[10]

-5 جواب:

- (1) (i) معدوم ہونا: ختم ہونا، غائب ہونا
(1) ہندوستان سے اب شیر معدوم ہوتا جا رہا ہے۔
(1) (ii) منہ میں جوتیاں چٹھانا: منہ سے چیڑ چیڑ کی آواز نکالنا۔
(1) دعوت میں جاہل لوگ کھانا نہیں کھاتے، منہ میں جوتیاں چٹھاتے ہیں۔
(1) (iii) عاقبت خراب ہونا: برا انجام ہونا۔
(1) دعوت میں جاییے تو معدہ اور عاقبت دونوں خراب ہوتے ہیں۔
(1) (iv) فکر دامن گیر ہونا: فکر مند ہونا۔
(1) احمد کو فکر دامن گیر رہنے لگی کہ کون سا موقع ہاتھ آئے کہ میں حامد کو نقصان پہنچا سکوں۔
(1) (v) بغلیں بجانا: خوش ہونا۔
(1) چھوٹی سی کامیابی پر بغلیں نہ بجاؤ۔
(1) (vi) لاج رکھنا: عزت رکھنا۔
(1) رائے صاحب نے خاں صاحب کی لڑکی کی شادی کروا کر گاؤں کی لاج رکھی۔
(1) (vii) خاک میں مل جانا: بے عزت ہونا۔
(1) خاں صاحب ہمیشہ یہ سوچتے رہتے تھے کہ کس طرح رائے صاحب کی ہیکڑی خاک میں مل جائے۔
(1) (viii) آؤ بھگت کرنا: خاطر مدارات کرنا۔
(1) سیٹھ صاحب نے مہمان کی خوب آؤ بھگت کی۔
(1) (ix) برس پڑنا: غصہ ہونا۔

- (1) مسکان کے جھوٹ بولنے پر اس کی والدہ اس پر برس پڑی۔
 (1) (x) تانتا بندھنا: ہجوم اکٹھا ہونا۔
 (1) اے، پی، جے عبد الکلام کے آخری دیدار کے لیے لوگوں کا تانتا بندھ گیا تھا۔

[5] 6- جواب:

اشتہار

دکان برائے کرایہ

50 مربع گز دکان

چار مینار روڈ، شاہ علی بندہ، روبرو پٹرول پمپ،
 پارکنگ کی سہولت، کوئی پیشگی رقم نہیں

(5) خواہش مند حضرات ربط پیدا کریں 9875214520 ABC۔

[7] 7- جواب:

- (i) پروفیسر کے بخش قسمت کا حال بتاتے ہیں۔ لا علاج اور مایوس مریضوں کا علاج بھی کرتے ہیں اور قیمتی مشورہ بھی دیتے ہیں۔ (11/2)
 (ii) پروفیسر بننے سے پہلے کریم بخش خانسا ماں تھے۔ (1)
 (iii) پروفیسر کے۔ بخش نے مصنف سے حال چال معلوم کیا اور پھر جس ڈاکٹر کے زیر علاج تھے ان کا نام اور پتہ پوچھا۔ (11/2)
 (iv) تشخیص کے بعد بتایا کہ تمہارے جسم میں شکر کی کمی ہے اور گلا خراب ہے۔ (1 1/2)
 (v) ٹیلی فون پر آرڈر آیا کہ آدھا سیر گھیکو اور بنولے بھجوادے جائیں۔ (11/2)

(یا)

- (i) سیٹھ سر جوئل پرانے خیالات کے سیدھے سادے آدمی تھے۔ (11/2)
 (ii) سیٹھ سر جوئل نے پورن مل کو امریکہ جانے کی اجازت دینے سے انکار کرنے پر پورن مل نے کھانا پینا چھوڑ دیا۔ (11/2)
 (iii) شکاگو کمرشیل کالج امریکہ میں واقع ہے۔ (1)
 (iv) پورن مل کے دوستوں نے پورن مل کو مشورہ دیا کہ اگر وہ دنیا میں ترقی کرنا چاہتا ہے تو اس کو امریکہ جانا چاہئے۔ (11/2)
 (v) سیٹھ سر جوئل پرانے خیالات کے سیدھے سادے آدمی تھے، اس لیے انہوں نے پورن مل کو امریکہ جانے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ (1 1/2)

[5]

اس جملے میں مصنف نے فساد یوں پر طنز کرتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ ایک عام آدمی پر تقسیم ملک کے اثرات کس طرح مرتب ہوتے ہیں۔ مصنف کا کہنا ہے کہ فساد یوں نے ملک میں گھس کر ہر طرف تباہی مچا دی۔ لوگوں کو گھر سے بے گھر کر کے ان کے گھروں پر قبضہ کر بیٹھے۔ ان کے علم و ہنر کی بے حرمتی کی گئی۔ گدھے نے جب یہ سب اپنی آنکھوں سے دیکھا تو سوچا کہ جس شہر میں عالموں اور فاضلوں کی بے حرمتی ہو، وہاں رہنا ٹھیک نہیں۔

(5)

(یا)

آخری مغل بادشاہ کے دور کی دلی کا ہرا بھرا چمن زمانے کے ہاتھوں برباد ہو چکا تھا۔ پھر بھی بڑی سے بڑی طاقت کی ہمت نہ ہوتی تھی کہ بادشاہت ہت کو تخت سے اتار کر دلی کو اپنی سلطنت میں شامل کرتے۔ بادشاہ کا اقتدار ضرور کمزور ہو گیا تھا، مگر رعایا کو بادشاہ سے جو عقیدت اور بادشاہ کو رعایا سے جو محبت تھی، اس میں زرہ برابر بھی فرق نہیں آیا۔ بادشاہ رعایا کی خوشی میں حصہ لیتے اور رعایا بادشاہ کے دکھ میں برابر شریک ہوتی۔ دونوں کا ایک دوسرے سے جولی دامن کا ساتھ تھا۔

(5)

[8]

(i) اونچے اونچے خوبصورت پہاڑی سلسلے، گہری کھائیاں اور ان کے درمیان آڑی ترچھی بل کھاتی اور راگ الاپتی ندیاں، پہاڑوں سے گرتے ہوئے آبشار اور خوبصورت قدرتی مناظر کی وجہ سے میگھالیہ کو خوبصورت کہا گیا ہے۔

(2)

(ii) 'تورمہ' سے متعلق مصنف نے مزاج پیدا کرنے کے لیے کہا ہے کہ تورمہ کھانا تو معمولی بات ہے لیکن کسی رئیس کے ہاں دعوت میں تورمہ خاص انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ گویا مہمان کی سات پشتوں تک کونوازر رہا ہے۔ تورمہ بنانے والے کی تعریفوں کے پل باندھ کر پلیٹ میں تورمہ ڈال کر تورمہ کھانے کا اصرار کیا جاتا ہے۔

(2)

(iii) نکاح کے وقت مہر کی رقم سنتے ہی دولہا نے صاف انکار کر دیا۔ خاں صاحب کی ضد تھی کہ ہمارے ہاں برسوں سے پچپن ہزار مہر کی رسم چلی آرہی ہے۔ دولہا اور سمدھی کا کہنا تھا کہ ہم پانچ سو ایک روپیہ سے ایک پیسہ زیادہ مہر نہیں دیں گے۔ اس بات پر نوک جھونک شروع ہو گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دولہا کے باپ نے کہا ہماری ڈال ہمیں واپس کیجئے۔ ہم بارات واپس لے جا رہے ہیں۔

(2)

(iv) لتا کی مقبولیت کا راز ان کی آواز کی نغمگی اور لطافت ہے۔ لتا کے گانوں میں مٹھاس، نرمی اور بے خود کردینے والی کیفیت پائی جاتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ان کے گانے سننے والوں کو مسرور کر دیتے ہیں۔

(2)

(v) مصنف نے جاپانیوں کے مزاج کے بارے میں یہ خاص باتیں بتائی ہیں کہ جاپانی بڑے خوش مزاج ہوتے ہیں۔ ان کے چہرے پر غصے کے آثار نہیں ہوتے۔ اگر کسی سائیکل سوار کی ٹکر ٹھیلے والے سے ہو جاتی ہے تو دونوں لڑائی جھگڑا کرنے یا گالی گلوچ کرنے کے بجائے افسوس کا اظہار کر کے اپنے اپنے راستے چلے جاتے ہیں۔

(2)

(vi) ہندوستان اور امریکہ کی تہذیب میں بہت فرق ہے، امریکہ میں اونچ نیچ کا کوئی سوال نہیں، چھوٹے سے لے کر بڑے

پیشہ ورتک شام کو اچھے کپڑے پہن کر کلب جاتا ہے۔ کسی بھی طرح کی چھوٹی موٹی نوکری کر کے اپنی گزر بسر کر لیتا ہے۔ اس میں اسے اپنی ہتک محسوس نہیں ہوتی۔ اس کے برعکس ہندوستانی اپنے عیش و آرام اور نام کی خاطر اپنا اثاثہ بھی داؤ پر لگا دیتے ہیں، اور اپنے باپ دادا کی دولت پر فخر محسوس کرتے ہیں۔

(2)

(vii) کتب فروش نے سلطنتِ مغلیہ کے بارے میں خیال پیش کرتے ہوئے کہا کہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ سلطنت مغلیہ نہیں ہے۔ ایک زبردست قوی ہیکل شیر بر ہے، جس پر سیکڑوں کتے بلیوں نے حملہ کر دیا ہے اور اسے زخموں سے چور اور لاچار دکھ کر آسمان سے چیل اور گدھ بھی جمع ہو گئے ہیں اور ٹھونکیں مار مار کر اس کی ٹکا بوٹی کر رہے ہیں اور وہ شیر ہے کہ نہ تو اسے کراہنے کی مہلت ہے نہ مرجانے کا یارا۔

(2)

(viii) مداری نے بندر کا ناچ دکھا کر خوب رنگ جمایا۔ مداری جیسا کہتا گیا بندر نے وہی کر کے دکھایا۔ یہ دیکھ کر پھیری والے بچے لڑکے اور راہ گیر سب بندر کا ناچ دیکھنے کے لئے اس کے ارد گرد جمع ہو گئے۔

(2)

10- جواب:

[10]

برج نارائن چلبست اپنی نظم ”پھول مالا“ کے ذریعہ ہمیں یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ یورپ کی نقل کر کے ہم اپنی تہذیب اور ثقافت کو قائم نہیں رکھ سکتے۔ آنے والی نسلوں کے اخلاقی اقدار کے لیے ہمیں خود کو اپنی تہذیب میں ڈھالنا ہوگا۔ یورپ کی تہذیب، ہماری تہذیب میں اور ہماری تہذیب یورپ کی تہذیب میں نہیں سما سکتی۔ ہمیں بچپن سے ہی اچھے اخلاق کی تعلیم حاصل کرنی چاہئے، بزرگوں کا ادب اور ان کی باتوں کو نہنس کے ٹالنے کے بجائے ان کی نصیحتوں پر عمل کرنا چاہئے۔ اگر ہم اپنے کو پہچان لیں تو اس سے بلند مرتبہ کا کام کوئی نہیں ہو سکتا۔ آج تک انسان میں یہ کمی رہی ہے کہ وہ دوسروں کی عیب جوئی کرتا ہے اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہے۔ اپنے آپ کو بھلانا سب سے بڑی حماقت ہے۔ دوسروں کی عیب جوئی کے بجائے اپنے آپ کو پہچان کر آگے بڑھتے رہنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

(10)

(یا)

مثنوی دراصل عربی زبان کا لفظ ہے اس کے معنی دو دو کیا گیا۔ ادب کی اصطلاح میں مسلسل اشعار کے اس مجموعے کو مثنوی کہتے ہیں، جس میں شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ لیکن ہر شعر کا قافیہ الگ ہوتا ہے۔ میر تقی میر اپنے گھر کا حال بیان کرتے ہیں کہ گھر بہت خستہ حالت میں ہے۔ چار دیواری سو جگہ سے خم دار ہے۔ دیواروں کا پلاسٹر جھڑ رہا ہے چھت ٹپکتی ہے۔ چھت کے سوراخوں میں چڑیا آپس میں جنگ کرتی ہیں۔ گھر کی حالت ایسی ہے کبھی بستر کو پھیلا کر نہیں بچھایا گیا ہے۔ چار پائی کے پائے پٹی پھٹ گئے ہیں، ان کے کھاٹ اور کھٹولوں میں کھٹولوں کا بئیرا ہے۔ ذرا سی بارش ہوتے ہی سوسالہ پرانی دیوار گر گئی۔ دیوار گرنے کی وجہ سے کتوں نے گھر کو راستہ بنا لیا ہے۔ گھر کیا ہے صرف نام کا گھر ہے، جس میں راحت کا کوئی سامان نہیں ہے۔

(10)

11- جواب:

[10]

- (i) پردہ شرم کو دل سے اٹھانے کا مطلب ہے شرم و حیا ختم ہو جانا۔ (2 1/2)
- (ii) یورپ کے رنگ و روغن کی وجہ سے چہرے سے قوم کے نقش مٹ جانے کا خطرہ ہے۔ (2 1/2)
- (iii) شاعران لوگوں کی خاطر ذلت اٹھانے سے روک رہا ہے جو ہم کو نمائش کا کھلونا بناتے ہیں۔ (21/2)
- (iv) شاعر ایسے اخلاق پر ایمان لانے سے منع کرتا ہے جو خود پرستی کو آزادی کا لقب دیتے ہیں۔ (2 1/2)

(یا)

- (i) ہراک زخم کو زبان کرنے سے شاعر کی مراد ہے ظلم کے خلاف احتجاج کرنا۔ (2 1/2)
- (ii) بہت دنوں سے سیاست کا یہ مشغلہ ہے کہ جب بچے جوان ہوں تو قتل ہو جائیں۔ (2 1/2)
- (iii) شاعر اپنے راز میں زمانے کو شریک کرنا چاہتا ہے۔ اس لیے کہ اس کا راز صرف اس کا نہیں، سارے زمانے کا ہے۔ (2 1/2)
- (iv) حکمراں کو بہت دنوں سے اس بات کا خبط ہے کہ دور دور کے ملکوں میں قحط ہو جائیں۔ (2 1/2)

12- جواب:

[5]

- (i) جاپان (ستمبر کا چاند) (1)
- (ii) مرزا فرحت اللہ بیگ (1)
- (iii) وطن سے محبت (1)
- (iv) اعظم کریوی (1)
- (v) افسانہ (1)

.....☆☆☆.....